از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف ہریانہ

بنام

سریندر کمار ودیگر ان

تاریخ فیصلہ: 10 مارچ، 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

مستقلیٰ-یومیہ اجرت والے ملازمین- مستقل ملازمین کے ساتھ تنخواہ میں برابری اور مستقلیٰ کا دعویٰ- قرار پایا کہ، حکومت دعویٰ داروں کے مقدمات پر قانون اور اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ رہنما خطوط کے مطابق ان کی ملازمت میں تعیناتی کے لیے غور کرے گی، بشرطیکہ وہ بصورت دیگر اہل ہوں- عمر میں اس حد تک نرمی دی جائے گی جس حد تک انہوں نے کام کیا ہے- باقاعدہ بنیاد پر تعیناتی کی تاریخ سے وہ مستقل کلرک کے برابر مساوی تنخواہ کے حقدار ہوں گے- بھرتی قواعد کے مطابق نہیں کی گئی تھی- حکام غلطیوں کو درست کریں گے اور غلطی کرنے والے افسران کے خلاف مناسب کارروائی کریں گے-

ریاست ہریانہ بنام پیار سنگھ، [1992] 4 ایس سی سی 118، پر انحصار کیا۔

ریاست ہریانہ ودیگر ان بنام جیسمر سنگھ ودیگر ان بے ٹی (1996) 10 ایس سی 876، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1969-70، سال 1997-

سی ڈبلیو پی نمبری 15828/95 اور 1479، سال 1995 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 28.7.95/23.11.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پریم ملہوترا اور جسبیر ملک۔

جواب دہندگان کے لیے منوج سو روپ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

1996.8.2 کا حکم واپس لیا جاتا ہے۔ خصوصی اجازت کی درخواستیں بحال کر دی جاتی ہیں۔

اجازت دی گئی۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں، جو بالترتیب نومبر 23.1995 اور 28 جولائی 1995 کو C. W. P. نمبر 95/15828 اور 95/1479 میں دیے گئے تھے۔

تسلیم شدہ حیثیت یہ ہے کہ جو اب دہندگان کو کلرک کے عہدے پر معاہدے کی بنیاد پر یومیہ اجرت کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے انہیں باقاعدہ بنانے کے لیے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کے اصول پر اجرت کی ادائیگی اور ان کی خدمات کو مستقل بنانے کی ہدایت کی ہے۔ اس طرح یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

متنازعہ اب عدالتی نہیں ہے۔ ریاست ہریانہ بنام پیارا سنگھ، [1992] 4 ایس سی سی 118 میں اس عدالت نے تعیناتی کے ذریعے اور ضرورت پڑنے پر چوتھے درجے کے ملازمین کو مستقل بنانے کے لیے رہنما خطوط طے کیے ہیں۔ نتیجے کے طور پر، ملازمت میں کی جانے والی کوئی بھی تعیناتی قانونی قواعد اور اس کے تحت مقرر کردہ رہنما خطوط کے مطابق ہوگی۔ لہذا، اپیل کنندہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق ملازمت میں جو اب دہندگان کی تعیناتی کے لیے قانون اور اس میں طے شدہ رہنما خطوط کے مطابق اپنے مقدمات پر غور کرے بشرطیکہ وہ بصورت دیگر اہل ہوں۔ اگر وہ عمر کے پابند ہو چکے ہیں، تو ان کے کام کرنے کی مدت کے لیے عمر میں نرمی کی جاسکتی ہے۔ تعیناتی پر، اس تاریخ سے وہ مستقل کلرک کے برابر مساوی تنخواہ کے حقدار ہوں گے۔

جو اب دہندگان کے فاضل وکیل شری منوج سوروپ کا کہنا ہے کہ جو اب دہندگان کے پاس جو عہدہ ہے وہ قابل تبادلہ ہے اور درحقیقت ان کا تبادلہ کیا گیا ہے تاکہ وہ ان عہدوں پر فائز رہ سکیں۔ اس دلیل کو اس وجہ سے قبول نہیں کیا جاسکتا کہ چونکہ جو اب دہندگان کو یومیہ اجرت پر معاہدے کی بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا، اس لیے انہیں اس عہدے کا کوئی حق نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ باضابطہ طور پر منتخب اور مقرر نہ ہو جائیں۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ عہدوں کے تبادلے کا انتظام کرنے کے قابل ہیں، وہ اسی تنخواہ کے حقدار نہیں بن سکتے جو مستقل کلرک یہ دعویٰ کر کے رکھتے ہیں کہ وہ مستقل ملازمین کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انتخاب کا اصل مقصد اہلیت کی جانچ کرنا

اور پھر بھرتی کے لیے مقرر کردہ قواعد کے مطابق انتخاب کرنا ہے۔ ظاہر ہے، جو اب دہندگان کی بھرتی ان اصولوں کے مطابق نہیں کی گئی تھی جو اس عدالت نے ریاست ہریانہ و دیگر ان بنام جیسمر سنگھ و دیگران، جے ٹی (1996) 10 ایس سی 876 میں بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔ اگر بھرتی کے بعد افسران کی طرف سے کوئی غیر قانونی کارروائی کی گئی ہے تو یہ افسران کی طرف سے نظم و ضبط کی سنگین بات ہوگی اور اعلیٰ حکام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس معاملے کو دیکھیں اور دیکھیں کہ اس طرح کے اقدامات کو درست کیا جائے، اس کے ذریعے اس عدالت کے لیے افسران کے ذریعے کیے گئے غیر قانونی کاموں کو قانونی حیثیت دینا اور اعلیٰ افسران کے غلط یا غیر قانونی اقدامات کی بنیاد پر راحت دینا کوئی معاملہ نہیں ہوگا۔ مناسب اتھارٹی غلطی کرنے والے افسران کے خلاف مناسب تادیبی کرے گی اور کی گئی کارروائی اور اس کے نتیجے کی رپورٹ اس عدالت کی رجسٹری میں پیش کرے گی۔

اپیلوں کو اسی کے مطابق اجازت دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے، لیکن جن ہدایات پر عمل کیا جائے گا وہ فیصلے میں بتائے گئے ہیں۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ ہدایات پر عمل کرنے میں تیزی سے کارروائی کریں گے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہے۔